قرآنیات

تاثیرِ قرآن

ڈاکٹر طاہرہ بشارت[۱]

قرآن حکیم ہمیشہ کے لئے انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے ایک الٰہی منشور اور شاہکار ہے۔ قرآن پاک نور ہے' ہدایت ہے' رحمت ہے اور دلوں کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ قرآن پاک کا پڑھنا گویا اللہ سے ہم کلام ہونا ہے۔ اور جو لوگ عربی زبان نہ جانتے ہوں وہ بھی اس کی صوتی خوبیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انہیں بھی اس کے روحانی اثرات سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور مل جاتا ہے' کیونکہ اثر الفاظ و معانی کے علاوہ کہنے والے کی شخصیت پر موقوف ہے' ورنہ وہی الفاظ ایک کی زبان یا قلم سے نکلیں تو بے اثر ہوتے ہیں اور کسی دوسرے کی زبان یا قلم سے نکلیں تو دلوں کو گرما دیتے ہیں اور آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہا دیتے ہیں۔

قرآن سن کر حضور ﷺ کی کیفیت

حضرت سالم رضی اللہ عنہ ایسی خوش الحانی سے قرآن پڑھتے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تلاوت سننے کے لئے اپنے حجرے میں جاتے جاتے رک گئیں۔ حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو چادر مبارک سنبھالتے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا "تعریف اُس خدا کی جس نے میری اُمّت میں تمہارے جیسے آدمی کو پیدا کیا ہے"۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ نے فرمایا :

اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ' قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ' قَالَ اِنِّيْ اَشْتَهِيْ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ ' قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ ﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ ﴾ قَالَ لِيْ كُفَّ — اَوْ اَمْسِكْ — فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ يَعْنِيْ تَسْفَحَانِ (۲)

---

[۱] اسسٹنٹ پروفیسر ادارہ علوم اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی لاہور

"میرے سامنے قرآن مجید پڑھو۔" انہوں نے عرض کی : اے اللہ کے رسولؐ ! میں آپؐ پر قرآن کیسے پڑھوں جب کہ قرآن آپؐ پر نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا : "میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے علاوہ دوسروں سے قرآن سنوں۔" حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا ﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴾ (پھر سوچو کہ اس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر تمہیں (یعنی محمد ﷺ کو) گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔) تو آپؐ نے فرمایا رک جاؤ' تو میں نے دیکھا کہ آپؐ کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔"

فاروق اعظمؓ پر قرآن کا اثر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زمانہ کفر میں کتنے سخت تھے' مگر سورۂ طٰہٰ کی چند آیات سن کر ان کی زندگی میں انقلاب آ جاتا ہے اور بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگتے ہیں' اور دل میں کفر کی جو بھٹی دہک رہی تھی سیلاب اشک سے سرد پڑ جاتی ہے' قلب نورِ ایمانی سے منور ہو جاتا ہے اور سیدھے آستانۂ نبوت پر جا کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔ (۳)

علامہ اقبال نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ ؎

ز شامِ ما بروں آور سَحر را — بہ قرآن باز خواں اہل نظر را
تو می دانی کہ سوزِ قرأتِ تو — دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را!!!(۴)

ایک تقدیرِ عمرؓ کے دگرگوں ہونے سے تاریخ نے کیسا سنہری ورق حاصل کر لیا۔ آہ وہ سوزِ قراءت کہاں ہے جس نے تقدیرِ عمرؓ کو دگرگوں کیا۔

قرآن سننے کے لئے فرشتوں کی حاضری

بخاری شریف میں حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ مذکور ہے کہ ایک دفعہ آپؓ نمازِ تہجّد میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا' جو قریب بندھا ہوا تھا' بدکنے لگا۔ وہ خاموش ہوئے تو گھوڑا رک گیا' پھر تلاوت شروع کی تو اسی طرح گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ نماز سے فارغ ہوئے اور سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو ایک سائبان نظر آ رہا تھا' جس میں بہت سی شمعیں روشن تھیں۔ آنحضرت ﷺ سے عرض کی تو آپؐ نے فرمایا : ((تِلْكَ

الْمَلاَئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ...))[5] "یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت کی آواز سننے کے لئے قریب ہو گئے تھے۔ اگر تم برابر پڑھے جاتے تو عجیب و غریب مناظر دیکھتے' اور لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کو انسانی شکل میں دیکھ لیتے۔"

کُفّار پر قرآن کی دہشت

قرآن مجید کی اثر انگیزی نے کفار کو اس قدر دہشت زدہ کر رکھا تھا کہ وہ اس کی آواز کے کانوں میں پڑنے سے ڈرتے تھے اور یہ کہتے تھے :

﴿ لاَ تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ ﴾

(حٰمٓ السجدۃ : ۲۶)

"اس قرآن کی طرف توجہ نہ دو اور شور ڈالو' تاکہ غالب آجاؤ۔"

جذبات کی عکّاسی

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت و سماعت آنکھوں کو اشکبار بھی کرتی ہے' لبوں پر موجِ تبسّم بھی ابھارتی ہے۔ اور خشیت و محبّت کی ملی جلی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے جو آدمی کو رحمت و غفاریت کے سہارے غیر ذمہ دار اور فرض ناشناس نہیں ہونے دیتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ﴾ (الزمر : ۲۳)

"اللہ تعالیٰ نے بہتر بات کتاب کی صورت میں اتاری جو آپس میں ملتی جلتی اور دہرائی ہوئی ہے۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں' پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل اللہ کی یاد پر نرم ہو جاتے ہیں۔"

عُتبہ پر قرآنِ کریم کا اثر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حرمِ کعبہ میں قریش کے سرداروں کی محفل جمی ہوئی ہے۔ عتبہ' ابوجہل اور ابوسفیان جیسے اکابر شریک ہیں۔ ان کے چہروں سے پریشانی اور تردد کے آثار نمایاں ہیں۔ گفتگو کا موضوع ہے حضرت محمد ﷺ' قرآن کریم' آپ کی دعوت و

تبلیغ' آپؐ کے ساتھی' نئے دین کو ماننے والے اور اپنے آباء واجداد کے مذہب کے باغی۔ وہ سوچتے ہیں کہ ان کو کیسے دبایا جائے' ہم ہر حربہ استعمال کر چکے ہیں' لیکن کیا مجال ہے کہ یہ لوگ باز آئیں۔ محمد ﷺ کی لگائی ہوئی آگ بڑھتی جا رہی ہے۔ اب اس کو روکنے کی ایک صورت یہ رہ گئی ہے کہ اسے لالچ کے دام میں پھانسا جائے اور دولت' عزت' شہرت اور حسن کے سبز باغ دکھانے چاہئیں۔ عتبہ نے کہا۔ "ہاں! یہ ترکیب ٹھیک ہے' اچھا میں جاتا ہوں۔" سب مطمئن ہو گئے کہ عتبہ معمولی آدمی نہیں۔ چرب زبان' فصیح اللسان اور ذہین ہے' ذرا سی دیر میں محمد ﷺ کو رام کر لے گا۔ چنانچہ عتبہ حضور ﷺ کے پاس گیا' حضور ﷺ سے کھل کر بات کی اور ہر قسم کا لالچ دیا۔ جب وہ سب کچھ کہہ چکا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا "ابو الولید! تم اپنی کہہ چکے؟" بولا "ہاں"۔ آپؐ نے فرمایا : "اب میری سنو۔" پھر آپؐ نے حٰمٓ السجدۃ کی چند آیات تلاوت کیں :

﴿ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ○ ﴾ (حٰمٓ السجدۃ : ۱-۵)

"حٰم۔ یہ بڑی مہربان اور رحمت والی ہستی کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ یہ ایک نوشتہ ہے جس کی ایک ایک آیت بکھری ہوئی ہے' یہ قرآن عربی زبان میں ہے' ایسے لوگوں کے لئے نافع ہے جو دانش مند ہیں۔ (یہ قرآن) ایمان لانے والوں کو بشارت سنانے والا اور انکار کرنے والوں کو تنبیہہ دلانے والا ہے۔ پس ان اہل مکہ میں سے اکثریت نے اس سے روگردانی کی اور وہ سنتے نہیں ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل اس حقیقت کے مخالف ہیں جس طرف تم بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے۔ اس لئے تم اپنی جگہ کام کرو ہم اپنی جگہ کام کرتے ہیں۔"

ان آیاتِ قرآنی کے سنتے ہی عتبہ کے حواس جاتے رہے۔ اور اس نے آگے بڑھ کر دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور بولا "محمدؐ! قرابت کا واسطہ' بس کرو"۔ تاثیر کا یہ عالم تھا کہ گھر گیا اور دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا' پھر سردارانِ قریش سے کہا کہ "بخدا میں نے ایسا

کلام سنا کہ کبھی اس سے پہلے نہ سنا تھا۔ خدا کی قسم! نہ یہ شعر ہے' نہ جادو' نہ منتر۔ اے سردارانِ قریش! میری بات مانو اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلام کچھ رنگ لا کر رہے گا"۔ قریش کے سردار اس کی یہ بات سنتے ہی بول اٹھے : "لو عتبہ پر بھی اس کا جادو چل گیا۔" عتبہ نے کہا میری جو رائے تھی وہ میں نے تمہیں بتا دی' اب تمہارا جو جی چاہے کرتے رہو۔"(۶)

نجاشی شاہِ حبش پر قرآن کا اثر

نجاشی رحمۃ اللہ علیہ شاہ حبش کے دربار میں جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم تلاوت کی تو اس پر رقت طاری ہو گئی اور وہ اتنا رویا کہ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ قرآن مجید میں ہے :

﴿ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ ﴾ (المائدۃ : ۸۳)

"اور جب اس کتاب کو سنتے ہیں جو (سب سے آخری) پیغمبرؐ پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں' اس لئے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی۔"

وہ بے ساختہ کہنے لگا : "خدا کی قسم! یہ کلام اور انجیل کا کلام دونوں ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں"۔(۷)

ولید بن مغیرہ پر قرآن کا اثر

ولید بن مغیرہ قریش کے رؤساء میں بڑی شخصیت کا مالک تھا اور بہت نامور زبان دان تھا۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ "قرآن کی کچھ آیات تو سنایئے' میں بھی سنوں آپؐ پر کیا وحی آ رہی ہے؟" حضور ﷺ نے چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ اس نے دوبارہ پڑھوا کر سنیں تو بے تاب ہو کر کہنے لگا کہ :

"خدا کی قسم! اس میں تو کچھ اور ہی شیرینی اور تازگی ہے' اس کے نخل کی شاخوں میں پھل ہیں اور اس کا تنا بھاری ہے۔ یہ ہرگز کسی انسان کا کلام نہیں۔ خدا کی قسم' محمدؐ کے کلام میں ایک عجیب حلاوت اور شیرینی ہے۔ اس قول کی جڑ نہایت

ترو تازہ اور اس کی شاخیں ثمردار ہیں"۔ (۸)

قبیلہ بنوذھل کے سردار پر اثر

کتاب الروض الانف میں لکھا ہے کہ عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنوذھل بن شیبان کے نامور سردار کے سامنے نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کی سورۃ الانعام کی چند آیات پڑھیں تو وہ انگشت بدنداں رہ گیا۔ اور کلامِ الٰہی کی ظاہری اور معنوی خوبیوں نے اسے مسحور کر کے رکھ دیا۔ (۹)

جبیرؓ بن مطعم پر اثر

حضرت جبیرؓ بن مطعم بھی بدر کے قیدیوں میں آئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے، میں کان لگا کر سن رہا تھا، جب آپؐ ان آیات پر پہنچے :

﴿ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ○ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ○ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ○ ﴾ (الطور : ۳۵۔۳۷)

"کیا یہ بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ یا انہوں نے ہی زمین و آسمان بنائے ہیں؟ اصل بات یہ ہے یہ لوگ یقین ہی نہیں کرتے۔ کیا تمہارے پروردگار کے خزانے ان کے قبضہ میں ہیں یا یہ کوئی حکمران ہیں؟"

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "یہ آیات سن کر میری حالت ایسی ہو گئی کہ گویا میرا دل اڑا جا رہا ہے"۔ (۱۰)

قبیلۂ غفار کے شاعر انیس پر اثر

قبیلہ غفار کے ایک ممتاز اور نامور شاعر انیس نبی کریم ﷺ کے دعوائے نبوت کا شہرہ سن کر خفیہ طور پر مکّہ معظّمہ پہنچتے ہیں۔ آپؐ کی زبانِ مبارک سے چند آیات سن کر اُسی وقت واپس ہو جاتے ہیں اور اپنے بھائی سے جا کر کہتے ہیں : "لوگ آپ ﷺ کو شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں۔ میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے، لیکن یہ کاہنوں کا کلام نہیں۔

میں نے آپؐ کے کلام کو شعر کی اقسام پر پرکھا ہے تو سمجھ گیا ہوں کہ یہ شعر نہیں۔ خدا کی قسم! آپؐ سچے اور لوگ جھوٹے ہیں"۔ (۱۱)

الغرض اس کتاب نے آج سے چودہ سو سال قبل عرب کے وحشی بدّوؤں کو دنیا میں سب سے زیادہ شائستہ' تہذیب یافتہ اور نوعِ انسانی کا ہمدرد بنایا۔ ان کو صحرانوردی اور آوارگی کی زندگی کے اندھیروں سے نکال کر ایک وسیع اور عالمگیر سلطنت کا مالک بنا دیا۔ اور ان سلطنتوں کے تخت' جو فرعون' نمرود اور شداد کا نمونہ تھیں' انہی عاجز اور بے سروسامان بندوں کے پاؤں تلے روندے گئے۔ اس طاقت اور اس روحانیت کی بنیاد قرآن پاک کی تعلیم تھی۔ یہ ایمان کی مضبوطی' ارادوں میں بلندی اور دینی و دنیوی ترقی اس نسخۂ کیمیا کا معجزہ تھا جو سرورِ کونین ﷺ الکتاب کی صورت میں اپنے ساتھ لائے۔
مولانا الطاف حسین حالیؒ نے اس کتاب اور اس کی تعلیم کے اثر کو یوں بیان کیا ہے:

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مسِ خام کو جس نے کندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا — پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا — اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا

(مسدس حالی)

مراجع و مصادر

۱) الاصابہ' تذکرۂ صحابہ رضی اللہ عنہم' تذکرہ سالم رضی اللہ عنہ

۲) صحیح البخاری' باب البکاء عند قراءۃ القرآن' ج ۲' ص ۷۵۶

۳) ابن ہشام' السیرۃ النبویہ' ج ۱' ص ۳۶۶

۴) اقبال' ارمغانِ حجاز' ص ۹۴

۵) صحیح البخاری' کتاب التفسیر' باب نزول السکینۃ والملائکۃ عند قراءۃ القرآن

۶) السیرۃ النبویہ ج ۱' ص ۲۱۳' ۲۱۴

۷) السیرۃ النبویہ' باب ارسال قریش الی الحبشۃ ج ۱' ص ۳۶

۸) الروض الانف' ج ۱' ص ۱۷۳

۹) الروض الانف' ج ۱' ص ۱۷۳

۱۰) صحیح البخاری' کتاب التفسیر سورۃ الطور

۱۱) الاستیعاب' ج ۱' ص ۱۱۳